12 ذوالحجہ کی رمی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کرنا

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1801

تاریخ اجراء: 17ذوالحجۃالحرام1444ھ/6جولائی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی حاجی نے 12 کی رمی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کر لی یعنی 11 بجے کر لی اور پھر واپس مکہ مکرمہ اپنے ہوٹل آگیا تو اب اس کے لئے کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی رمی کا وقت، ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر اگلے دن کی فجر کا وقت شروع ہونے تک ہوتا ہے البتہ بلا عذر سورج غروب ہونے کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ لہذا اگر کسی حاجی نے 12 کی رمی، ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کر لی تو اس کی وہ رمی ادا ہی نہیں ہوئی، اُس پر لازم ہے کہ اگلے دن یعنی 13 ذوالحجہ کی فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے رمی کر لے، اگر ایسا کر لیتا ہے تو اُس پر دم لازم نہیں ہوگا اور اگر اس نے 12 کی رمی اپنے وقت میں نہیں کی اور وقت ختم ہو گیا تو اب اس شخص پر 12 کی رمی کی قضا اور دم، دونوں لازم ہیں، اور رمی کی قضا کا وقت 13 ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، لہذا 13 کی غروب سے پہلے اُس رمی کی قضا کر لے، اور اگر رمی کی قضا نہیں کی اور 13 ذوالحجہ کا غروب آفتاب ہو گیا تو اب قضا ساقط ہو گئی اور دم باقی ہے وہ ادا کرنا ہوگا۔

گیارہ اور بارہ کی رمی کے وقت کے متعلق، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: ”وقت رمی الجمار الثلاث فی الیوم الثانی والثالث من ایام النحر بعد الزوال فلا یجوز قبلہ فی المشہور، والوقت المسنون فیہما یمتد من الزوال الی غروب الشمس، ومن الغروب الی الطلوع وقت مکروہ“ ترجمہ: ایام نحر کے دوسرے اور تیسرے دن، تینوں جمروں کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے لہذا مشہور قول کے مطابق زوال سے پہلے رمی جائز نہیں، اور ان دونوں دنوں میں رمی کا مسنون وقت زوال سے غروب

آفتاب تک ہے اور غروب آفتاب سے اگلے دن کی طلوع فجر تک مکروہ وقت ہے۔(ردالمحتار علی الدر المختار، مطلب: فی رمی الجمرات الثلاث، جلد3، صفحہ619، دار المعرفۃ، بیروت)

اگر کوئی شخص کسی دن کی رمی، اس کے وقت میں ادا نہ کرے تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، جیسا کہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے:"(واذا طلع الفجر فقد فات وقت الاداء وبقی وقت القضاء الی آخر ایام التشریق فلو أخره) أي الرمي (عن وقته) أي المعين له في كل يوم (فعليه القضاء والجزاء) وهو لزوم الدم (ويفوت وقت القضاء بغروب الشمس من الرابع)" ترجمہ: اور جب فجر طلوع ہوگئی تو رمی کی ادائیگی کا وقت ختم ہو گیا اور اب ایام تشریق کے آخر (یعنی غروب آفتاب) تک قضا کا وقت باقی ہے، لہذا اگر کسی نے رمی کو اس کے معینہ وقت سے مؤخر کیا جو ہر دن میں اس کیلئے مقرر کیا گیا تھا، تو ایسے شخص پر اُس رمی کی قضا اور کفارہ یعنی دم کی ادائیگی لازم ہے اور قضا کا وقت چوتھے دن (یعنی 13 ذو الحجہ) کے غروب آفتاب سے ختم ہو جاتا ہے۔(لباب المناسک مع شرحہ، باب رمی الجمار واحکامہ، فصل فی وقت الرمی فی الیومین، صفحہ267، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"گیارھویں، بارھویں (کی رمی) کا وقت آفتاب ڈھلنے سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے۔۔۔ لہٰذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی رَمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کرلے پھر اگر بغیر عُذر ہے تو کراہت ہے، ورنہ کچھ نہیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہو گئی، اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے، اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رَمی نہ کی تو اب رَمی نہیں ہو سکتی اور دَم واجب"۔(بہار شریعت، ج01، حصہ6، صفحہ1146-1147، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net